پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا!

پاکستان میں تحریکِ جہاد کو درپیش آزمائشوں کے موضوع پر درس

استاد اُسامہ محمود حفظہ اللہ

شوال 1438ھ

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا!

پاکستان میں تحریک جہاد برصغیر مختلف صورتوں کی آزمائش کا سامنا کر رہی ہے، اس تناظر میں میدان دعوت و قتال کے سب مجاہدین و انصار کے لئے استاذ اسامہ محمود حفظہ اللہ کا درس

بسم الله الرحمان الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسول الله أمابعد

پس منظر

پچھلے تین چار سال کے عرصے میں عالمی سطح پر پوری دنیا میں تحریک جہاد ایک خاص اور منفرد مرحلے سے گزری اور گزر رہی ہے۔اس عرصے میں خیر اور شر کے درمیان ایک بڑی تفریق ہوئی اور اسی عرصے میں جہاد پاکستان پر بھی نشیب و فراز آئے۔جہاد کے نام پر جہاد مخالف کئی واقعات ہوئے۔ان واقعات پر ہماری جماعت کی طرف سے مستقل رد عمل بھی آتا رہا۔پھر مجاہدین پر اس دوران آزمائش میں اضافہ ہوا یہاں تک کہ آج جہاد سے منسوب، جہاد کو بدنام کرنے والے بعض افراد اعلانیہ طور پر آئی ایس آئی کی گود میں بیٹھ گئے اور اپنے علاوہ جہاد پاکستان سے وابستہ تمام افراد کو جن میں اکثریت مخلص مجاہدین اور صالح قیادت کی ہے،ان سب کو وہ دشمن کے آلہ کار بتا رہے ہیں۔اس سلسلے میں یہ گفتگو اللہ کے اذن سے آپ کے سامنے رکھ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ خیر کی بات کرنے اور خیر پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اور اللہ تعالیٰ ان باتوں کو حق کی نصرت اور حق والوں کی نصرت کا ذریعہ بھی ثابت فرمائے۔اللہ تعالیٰ حق کے راستے پر ہمیں ثابت قدم رکھے اور اللہ رب العزت ہمیں حق کی نصرت کی توفیق فرمائے۔آمین

یہ معمولی دور نہیں!

عزیز بھائیو!اس دور کی نزاکت ہمیں ہر وقت ذہن میں رکھنا چاہیے، یہ ایمان کے لئے کوئی معمولی دور نہیں ہے بلکہ انتہائی خطرناک دور ہے،یہ وہ دور ہے جب حدیث کے مطابق فتنے بارش کی طرح برس رہے ہیں اور یہ کہ ایک آدمی صبح مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہوگا يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، اور شام کو مؤمن ہوگا اور صبح کافر ہوگا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا. ويُصْبِحُ كَافِرًا اور اس سارے کا سبب بھی اللہ کے رسول ﷺ نے بیان فرمایا ہے۔فرماتے ہیں: يَبِيعُ فِيهَا أَقْوَامٌ خَلَاقَهُمْ وَدِينَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا قَلِيلٍ کہ اس دور میں لوگ دنیا کی قلیل مال و متاع کی خاطر اپنا دین اور اخلاق بیچ ڈالیں گے۔ایک اور حدیث کے مطابق اس دور کو دھوکے کا زمانہ کہا گیا ہے کہ اس میں يُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ وَيُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ سچے کو جھوٹا کہا جائے گا اور جھوٹے کو سچا مشہور کرایا جائے گا۔ وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ دیانت دار کو خائن مشہور کرایا جائے گا اور خائن کو دیانت دار بتایا جائے گا۔اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔اللہ تعالیٰ ہمیں حق کے راستے پر ثابت قدم رکھے اور حق کی نصرت کی توفیق فرمائے اور ہمارا شمار اپنے دین کے انصار میں فرمالے۔آمین

جہاد اور آزمائش

اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ میں تمہیں ضرور بالضرور آزماؤں گا،اور اس آزمائش کا مقصد کیا ہو گا؟ حَتَّى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ کہ اللہ کے رستے میں لڑنے والے، حقیقی معنوں میں قربانی دینے مجاہدین کو جان لوں۔ وَالصَّابِرِينَ اور جہاد کے اس رستے پر ڈٹنے والوں کا پتہ چل جائے، وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ اور جو دعوے تم کرتے ہو کہ میں مؤمن ہوں، میں مجاہد ہوں،ان دعوؤں کو میں ضرور بالضرور آزماؤں گا۔

اور اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّى يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ

اللہ کی سنت یہ نہیں ہے کہ تم مؤمنین جس حال میں ہو،اسی حال میں تمہیں چھوڑے رکھے،بلکہ اللہ رب العزت کو چھانٹی مطلوب ہے !اللہ تعالیٰ آزمائشیں لاتا ہے،تکالیف اور مصائب بھی لاتا ہے اور وقتی طور پر بعض اوقات کچھ طاقت اور چند کامیابیاں بھی دے دیتے ہیں، وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً،اور تمہیں شر اور خیر سے آزمائیں گے،مقصد کیا ہے؟ مقصد آزمائش ہے۔اور آزمائش کا مقصد کیا ہے؟، حَتَّى يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ تاکہ خبیث کو طیب سے،گندے کو پاک سے جدا کر دیں۔

جہاد میں میرے بھائیو !اللہ بروں اور اچھوں کو اکھٹا نہیں چھوڑتا،اللہ تعالیٰ ہمیں اچھا بنائے۔ایسا نہیں ہو سکتا کہ اس تحریک جہاد میں وہ جو اللہ کی رضا کے لیے،مسلمانوں کی ہدایت کے لئے،مسلمانوں کی حفاظت کے لئے اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر رہے ہوں،داؤ پر لگاتے ہوں اور وہ ...جو اخلاص و اخلاق سے عاری ہوں،جو جہاد کو بدنام کر رہے ہوں،جن کے سامنے اپنی جان،اپنی ذات،اپنی شہرت،اپنی دنیا ہی مقصد ہو،یہ دونوں طرح کے لوگ اکٹھے نہیں رہ سکتے۔کندن بنانے کے لیے سونے کو آگ کی بھٹی میں ڈالا جاتا ہے،آگ میں گرمایا جاتا ہے تاکہ ملاوٹ پگھل کر گندی نالی میں بہہ جائے اور سونا کندن بن کر صاف ستھرا،کھرا،الگ اور واضح نظر آجائے۔اسی طرح اللہ رب العزت مؤمنین کو بھی آزمائش کی بھٹی میں ڈالتا ہے،اللہ رب العزت فرماتے ہیں: إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ اگر تم پر آج زمین تنگ ہوئی ہے تو تمہارے دشمن پر بھی یہ وقت آتا رہا ہے۔یہ جو کبھی ایک کو فتح ملتی ہے اور دوسرا آزمائش سے گزرتا ہے،ایک سے زمینیں چھن جاتی ہیں،نقصان در نقصان کی خبریں ہر وقت آنے لگتی ہیں،بمباری ہوئی، چھاپہ پڑا،فلاں بھائی شہید ہوئے ،فلاں بھائی گرفتار ہوئے ،اور دشمن تو وہ کامیابی کے بگل بجا رہا ہوتا ہے،کہ کمر توڑ دی شرپسندوں کی،(ان کے مطابق شرپسند) ، 'شرپسندوں' سے زمین صاف کر دی، میرے بھائیو،یہ حق اور باطل کی پہچان نہیں ہے۔ یہ جیت اور ہار حق و باطل کی پہچان نہیں ہے۔ یہ تو ہوتا رہتا ہے، وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ یہ تو دن ہیں جن کو اللہ تعالیٰ الٹتا پلٹتا ہے ...کبھی ایک کو دنیاوی فتح دیتا ہے تو کبھی دوسرے کو۔ پھر مقصد کیا ہے؟ مقصد آزمائش ہے!

جہاد میں آزمائش کے مقاصد

اس آزمائش کے مقاصد اللہ رب العزت نے اپنی کتاب میں بیان فرمائے ہیں۔

1. پہلا مقصد: مخلص اور غیر مخلص میں فرق نظر آئے

اللہ رب العزت فرماتے ہیں وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا! تاکہ مؤمن اور منافق، مخلص اور غیر مخلص، مجاہد اور غیر مجاہد، جھوٹے اور سچے کے درمیان فرق نظر آئے۔ حَتَّى يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ، یہاں تک کہ خبیث پاک سے جدا ہو جائے،وہ جو گندا ہو کر اپنے آپ کو صالحین کا نمائندہ دکھاتا ہے وہ لڑھک کر بھاگ جائے اور جو نیک اور صالح ہوں،انہیں اللہ تعالیٰ ثابت قدمی دے،انہیں اللہ رب العزت سچا دکھائے، جھوٹے لوگ خالق اور مخلوق دونوں کے سامنے ذلیل اور رسوا ہو جائیں،اور سچوں کو اللہ دنیا و آخرت کی رفعتیں عطا فرمائے۔

2. دوسرا مقصد: مومنین کے اجر میں اضافہ

آزمائش جب آتی ہے، جب تکلیف بڑھتی ہے، جب تنگی محسوس ہوتی ہے تو اس کا مقصد مومنین کے اجر میں اضافہ ہوتا ہے۔ **عِظَمُ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ** ، آپ ﷺ فرماتے ہیں : آزمائش جتنی سخت ہوتی ہے، آزمائش جتنی بڑی ہوتی ہے اتنا اجر زیادہ ہوتا ہے۔ جنت کے اندر مومنین کے لئے ، مجاہدین کے لئے اللہ نے درجات رکھے ہیں۔ جب اللہ والے پر آزمائش آتی ہے تو وہ اس مقصد کو سمجھتا ہے کہ مقصد میرے گناہ جھڑنے ہیں۔ ان درجات میں اللہ تعالیٰ نے بڑا درجہ میرے لئے رکھا ہے تو اس درجے تک پہنچانا مقصود ہے۔ اس لئے یہ آزمائش آئی ہے۔ لیکن صبر شرط ہے۔ اجر کی نیت سے صبر کرنا۔ کس چیز پر صبر ؟... ۔ ایمان پر صبر ، جہاد پر صبر اور شریعت کی اتباع پر صبر ۔

3. تیسرا مقصد: شہداء کا چناؤ

ویتخذ منکم شهداء : اللہ اپنے محبوب بندوں کو، جو اللہ کے راستے میں نکلے ہوتے ہیں، جو اللہ کے لئے قربانیاں دینے کا جذبہ رکھتے ہیں، جن کا دل اخلاص سے بھرا ہوتا ہے، ان کو اپنے پاس بلانا چاہتے ہیں۔ **ان الله لا ینظر الی اجسامکم ولا اموالکم ولکن ینظرالی قلوبکم**۔ اللہ تعالیٰ دلوں کا حال جانتا ہے دلوں کو دیکھتا ہے۔ تو ایسے مومنین کو اللہ رب العزت اپنی طرف بلانا چاہتا ہے۔ اور جب اپنی طرف بلانا چاہتا ہے تو ان پر وقتی طور پر اپنے دشمن کو غلبہ دے دیتا ہے اور یوں وہ دشمن کی بمباری کی وجہ سے، دشمن کی گولیوں کی وجہ سے، دشمن کے تشدد کی وجہ سے اس کی اذیت کی وجہ سے شہید ہو جاتے ہیں۔ دشمن خوشی کا اظہار کرتا ہے وہ خوشیاں مناتا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اس میں ان مومنین کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ ان کی خواہش پوری ہو جاتی ہے ، ان کو اپنی منزل مل جاتی ہے اور وہ اپنے رب کے پاس جنتوں میں پہنچ جاتے ہیں۔

4. چوتھا مقصد: مجاہدین کی تربیت و اصلاح

لیمحص الله الذین آمنوا! ، یہ مؤمنین، جب ان پر آزمائش آتی ہے تو اپنے گناہوں پر نظر ڈالتے ہیں، یہ ضد اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ نہیں کرتے ہیں، بلکہ یہ خود احتسابی سے کام لیتے ہیں ، فوراً دوڑتے ہیں اور اپنی اصلاح کرتے ہیں، اور جب یہ اپنی اصلاح کرتے ہیں، اپنی تحریک کی اصلاح کرتے ہیں، اپنی جماعت کی اصلاح کرتے ہیں، اپنے پورے سفر کی پھر اصلاح کرتے ہیں، تو یوں اس آزمائش کی بدولت وہ خود بھی پاک ہو جاتے ہیں، صاف ہو جاتے ہیں اور ان کی جہادی تحریک پختہ سے پختہ تر، قوی سے قوی تر سامنے آجاتی ہے اور تجارب حاصل کرتی ہے اور یوں ان کی یہ تحریک مسلمان عوام کے لئے مزید رحمت اور مزید برکت کا باعث ثابت ہو جاتی ہے۔

5. پانچواں مقصد: دین دشمنوں کی تباہی

وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ! دین دشمنوں کی تباہی اس آزمائش میں چھپی ہے۔ مؤمنین پر جب ان ظالموں کو وقتی غلبہ دیا جاتا ہے، تو ان کی خباثت، ان کی دین دشمنی، ان کی سنگ دلی اور اہل دین کے خلاف، دین کے خلاف چھپا ہوا شدید بغض اور سینوں کے اندر بھیڑیوں سے بھی زیادہ وحشی دل کھل کر سامنے آجاتے ہیں۔ پاکستان میں ان ظالموں کا حال دیکھئے، آج جس طرح ان کی خباثت اور دین دشمنی، اہل دین پر بغض اور غصہ واضح نظر آتا ہے۔ بنگلہ دیش کا حال دیکھئے۔ بنگلہ دیش میں مومنین اور مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے۔ تو یوں باطل کا باطل ہونا اس آزمائش میں مزید واضح ہو جاتا ہے۔ اور پھر ہر دیکھنے والا، انصاف اور عدل سے کام لینے والے دل و ذہن کے اندر پھر ان ظالموں کی خباثت پر کوئی شک و شبہ نہیں رہتا۔ اور یوں اللہ رب العزت بھی ان پر اپنی حجت تمام کر دیتا ہے اور ان کا وقت پھر قریب ہو جاتا ہے۔ ان کی رسی پھر اللہ رب العزت حجت تمام کر کے کھینچنا شروع کر دیتے ہیں۔ گویا مومنین کی اس آزمائش میں دراصل اہل جہاد کے لئے خیر ہوتی ہے۔

6. چھٹا مقصد: اماموں کی تیاری

میرے بھائیو! حق کی تحریکیں، ہدایت کی تحریکیں، وہ تحریکیں جو لوگوں کو ہدایت کی طرف بلاتی ہیں اور لوگوں کی ہدایت کے لئے ظالموں کے ساتھ لڑتی ہیں، یہ بغیر مثال اور بغیر امام کے نہیں چل سکتیں، حق کی تحریکوں کے لیے ہر دور میں اور ہر مرحلے پر ایسے افراد کی ضرورت ہوتی ہے کہ جن کے اخلاص کو، جن کے صبر کو، جن کے ڈٹنے، جمنے اور حق کی خاطر قربانیوں کو دیکھ کر دیکھنے والوں کو حق کی دعوت ملے اور ان کے بعد اسی راستے پر آنے والوں کو حق کی خاطر جمنے اور ڈٹنے کا سبق ملے، اللہ نے ہمیں دعا سکھائی ہے، **وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا**۔ اے اللہ ہمیں متقین کے لئے امام بنادے یارب!۔ یہ امام بننا آسان کام نہیں ہے میرے بھائیو، اس کا راستہ آزمائشوں سے گزرتا ہے، **وَإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ** اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو آزمائش کی بھٹی میں ڈالا، اور جب آپ علیہ السلام اس میں سرخرو ہوئے تو اللہ نے فرمایا: **قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا** میں تمہیں لوگوں کے لیے امام بناتا ہوں ...یہ کب فرمایا؟ آزمائش کی بھٹی سے سرخرو نکلنے کے بعد۔ میرے بھائیو !حق راستے پر، اس دین میں جب کسی کو مثال اور امام بنایا جاتا ہے تاکہ بعد میں آنے والے اس مثال کو دیکھ کر دین کی محبت اپنے دل میں اتاریں، دین پر عمل کریں، دین پر قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں تو ایسے افراد کو اللہ رب العزت آزمائش میں ڈالتے ہیں، عبد الرشید غازی رحمہ اللہ کی مثال دیکھئے، ان کو بھی اس بھٹی میں ڈالا گیا، آپ جم گئے اور ڈٹ گئے ...تو امام بن گئے۔ یہ مثال جو انہوں نے دکھادی اس کے نتیجے میں پاکستان بھر میں جہادی تحریک کھڑی ہو گئی!

جب جان بچانے کے جائز راستے بند ہو جاتے ہیں!

میرے بھائیو! مؤمن کے اوپر جب آزمائشیں آتی ہیں اور اس کے لیے جان بچانے کے سارے جائز راستے جب بند ہو جاتے ہیں، تو وہ کسی ایسے دروازے پر دستک نہیں دیتا جو دروازہ اللہ کو ناپسند ہو، وہ ایسے کسی راستے پر نہیں نکلتا جس راستے سے جان تو بچ جائے مگر ایمان سے وہ محروم ہو جائے، یہی وجہ ہے کہ موسی علیہ السلام اور فرعون کے واقعے میں جب جادوگر ایمان لاتے ہیں، اور فرعون ان نو مسلموں پر دباؤ ڈالتا ہے، واپس ہو جاؤ !اپنے دین میں واپس ہو جاؤ۔ اس دین کو چھوڑ دو، نہیں واپس ہو گے، نہیں پلٹو گے، نہیں جھکو گے، تو ذبح ہو جاؤ گے، قتل ہو جاؤ گے اور تمہارے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے، تو اس وقت یہ مؤمنین اور یہ نو مسلم اہل ایمان، کس چیز کی خواہش کرتے ہیں؟ وہ کیا دعا مانگتے ہیں؟ وہ فرعون کے سامنے جھکتے نہیں، معافی اور امان کا مطالبہ نہیں کرتے، زندگی کی بھیک نہیں مانگتے، وہ سمجھ جاتے ہیں کہ ایمان کے ساتھ اب بچنے کے سارے راستے مسدود ہو گئے ہیں، اس لیے وہ اللہ سے ایمان ہی پر ڈٹنے اور ایمان ہی کے راستے پر موت کی دعا مانگتے ہیں۔ **رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ** اے اللہ ہمیں ایمان پر ثابت قدمی دے، اور اسی ایمان کے ساتھ ہمیں موت دے۔ وہ ایمان کے ساتھ موت کی خواہش کرتے ہیں۔ ایسی زندگی کو وہ نہیں چاہتے جس میں جینا ملے، رہائی اور آزادی تو ملے لیکن ایمان سے محروم ہو جائیں۔

مدرسۂ ابتلاء سے سند لینے والے امام!

پاکستان میں آزمائش کے اس مدرسے کو دیکھئے !اس **مدرسة الابتلاء** سے سند لینے والے ائمہ کو دیکھیے۔ کتنے امام اس نے پیدا کیے! مولانا نظام الدین شامزئی، مفتی جمیل الرحمن، غازی شہید رحمہ اللہ کے والد مولانا عبد اللہ شہید رحمہم اللہ۔ اُس وقت جس وقت حق بولنا، مرنے کے مترادف تھا۔ اس وقت یہ سب اور ان جیسے اس وقت کے بہت سے ائمہ بہت سے علماء اس آزمائش میں سرخرو ہوئے اور امام بن گئے۔ پھر ان چند سالوں میں دیکھیں، اس آزمائش کی بھٹی نے کیسے کیسے امام پیدا کیے۔ مولانا نصیب خانؒ کی شخصیت دیکھیں، جو اکوڑہ خٹک حقانیہ میں مدرس تھے۔ مولانا عبد الجبار شاکر، ڈاکٹر عثمان، ممتاز قادری اللہ تعالیٰ ان پر رحمتیں نازل فرمائے۔ نوائے افغان کے مدیر حافظ طیب نوازؒ (حافظ عبد المتین)، یہ میجر ڈاکٹر طارقؒ، میجروں کے لئے اور ڈاکٹروں کے لئے مثال!... ان ائمہ کی فہرست کوئی مختصر نہیں ہے، یہ بہت طویل ہے۔ یہ جو آزمائش کی بھٹی سے نکل رہے ہیں، آزمائش کے اس مدرسے سے سند لے رہے ہیں، پاکستان کی ایجنسیوں کے عقوبت خانوں اور اذیت خانوں سے چھلنی چھلنی لاشیں بن کر نکل رہے ہیں، یہ سب یہ پیغام دے رہے ہیں کہ ہم مثال ہیں۔ حق پر ڈٹ جاؤ، اللہ کے دین کے لئے ڈٹ جاؤ، اللہ کے دین کے لئے جم جاؤ۔ یہ اللہ کا دین لاوارث نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کے لئے ورثاء پیدا کرتے ہیں۔ اور یہ آج وہ ورثاء ہیں جو اس دور میں ہمیں مل رہے ہیں۔ ہر طبقہ سے مل رہے ہیں الحمد للہ۔ پاکستان پر، اس برصغیر پر یہ اللہ کی نعمت ہے، یہ اس آزمائش کی برکت ہے کہ اللہ رب العزت اس خطے کے مسلمانوں کو یہ مثالیں دے رہے ہیں کہ ان مثالوں کے راستے پر چلو۔ جنت جانا ہے؟ اللہ کی رضا مطلوب ہے؟ اللہ محبوب ہے؟ اللہ کی محبت چاہئے؟ رستہ یہ ہے اور یہ اس کے امام ہیں!۔ ان اماموں کے پیچھے چلو اور حق کے اس راستے پر ڈٹ جاؤ! رحمہم اللہ رحمۃ واسعۃ ...یہاں میدان جہاد میں دشمن کے سامنے جوڈٹ گئے ان کی مثالیں بھی کچھ کم نہیں ہیں۔ آپریشن ضرب عضب سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی بہت ساری مثالیں ہیں۔ یہ استاد اسلم (قاری یاسین) رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ، امام تھے۔ بہت بڑی مثال تھے، اللہ انہیں جنت الفردوس عطا فرمائے۔ یہ ہمارے انتہائی محبوب بھائی اور عظیم بھائی، ہمارے اسامہ ابراہیم بھائی (جن کا جہادی نام ظہیر بھائی اور امجد بھائی تھا) ہم سب کے لئے زندگی میں بھی مثال تھے اور اب جب کہ اللہ کے پاس لوٹ گئے ، اللہ نے انہیں چن لیا، گئے تو مثال بن کر گئے۔ بنگلہ دیش کے ہمارے انتہائی عزیز اور صدق و وفا، بہادری اور جرت کے پیکر، عظیم قائد، سہیل بھائی (طارق بنگلہ دیشی بھائی)، ہندوستان کے انتہائی محبوب، انتہائی عزیز، حیدر آباد دکن سے آئے اور یہاں اس قافلے میں انہوں نے خون دیا، یہ محترم قاری عمر رحمہ اللہ۔ رحمہم اللہ رحمۃ واسعۃ۔ اللہ نے ان جیسی مثالوں سے ہمیں نوازا۔ اللہ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان شہداء و ائمہ کے قافلے کا مقتدی بنائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس قافلے سے ایک لمحے کے لئے بھی نہ ہٹائے۔ اس قافلے پر ہمیں ثابت قدمی دے اور اللہ تعالیٰ ان تمام مسلمانوں کو جن کے دل میں اخلاص ہے جو اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت کرنا چاہتے ہیں، اللہ ان کو جہاد کے قافلے میں شامل فرمائے۔

نفسانی خواہشات: ایک خطرناک آزمائش

عزیز بھائیو!

آزمائش کی ایک اور نوعیت بھی ہے، اوپر جو نوعیت بیان ہوئی یہ تو مشاکل و مصائب اور تنگی و تکالیف کی ایک آزمائش تھی۔ ایک اور آزمائش ان تمام آزمائشوں سے زیادہ خطرناک اور زیادہ مشکل ہے۔ یہ انسان کی نفسانی خواہشات کی آزمائش ہے۔ یہ مال و متاع اور شہرت و امارت کی محبت، ایمان و جہاد کی تکالیف پر ثابت قدمی کے مقابل عافیت اور راحت کی چاہت کی آزمائش ہے۔ واللہ نفس کی یہ چاہتیں اور یہ محبتیں ...دیگر تمام فتنوں سے زیادہ خطرناک ہیں، زیادہ سنگین ہیں۔ پھر یہ آزمائش اس وقت مزید بڑھ جاتی ہے، مزید سنگین ہو جاتی ہے، جب سفر طول پکڑے اور نصرت اور فتح دور دور تک کہیں نظر نہیں آ رہی ہو، نکلے تو اس لیے تھے کہ ظلم کا نظام ختم ہو جائے، پانچ سال نہیں تو آٹھ سال، دس سال میں کابل سے دہلی تک شریعت کا جھنڈا نظر آ جائے، لیکن جب یہ منزل نظر نہیں آ رہی ہوتی ہے تو ایسے میں بہت کم لوگ ڈٹتے ہیں اور اپنا سفر جاری رکھتے ہیں۔ اللہ رب العزت ہمیں اور آپ کو ان میں شامل فرمائے۔ اللہ رب العزت ہمیں ثابت قدمی دے۔

آزمائشوں میں استقامت دکھانے والے مجاہدین کی صفات

ایسی آزمائش میں جو لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں اور کھڑے رہتے ہیں، وہ ایمان کا حق ادا کرتے ہیں۔ میرے بھائیو! ایمان اللہ کی امانت ہے، یہ سات آسمان اوپر سے اللہ نے عظیم امانت اتاری ہے، یہ ایمان انتہائی ثقیل امانت ہے اور اسے وہ لوگ ہی اٹھا سکتے ہیں جو اس کے اہل ہوتے ہیں۔ ان عظیم صفات والے خوش نصیبوں کی چند مزید صفات تذکیراً عرض کرنا چاہتا ہوں۔

سپردگی اور اخلاص

یہ لوگ اپنی کسی اچھائی، اپنی کسی خوبی ، اپنی کسی صلاحیت کی نسبت اپنے آپ کو نہیں کرتے ہیں۔ زبان سے بھی، قلب سے بھی اور عمل سے بھی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ میری خوبی، میری صلاحیت، میرا کارنامہ، میرے یہ چھوٹے موٹے کام، یہ سب کے سب میرے اپنے زور بازو اور میری اپنی طاقت کی بدولت

نہیں ہیں۔ایسے مومن لاحول ولا قوة الا بالالله، وما توقفيقى الا بالله !پر ایمان رکھتے ہیں، کہ یہ سب صلاحیتیں اللہ نے دی ہیں، اللہ توفیق نہ دیں تو کوئی ایک خوبی ، کوئی ایک صلاحیت بھی نہیں مل سکتی۔

یہ لوگ اپنے آپ کو اور اپناسب کچھ اللہ کے سپرد کرتے ہیں، اپنا اسٹیئرنگ اللہ کے حوالے کر دیتے ہیں کہ اللہ جس طرف اس کو موڑے وہ راضی رہتے ہیں۔ان کا مقصد اللہ کی اطاعت ہوتا ہے۔باقی اللہ انہیں کیساماحول دیتے ہیں، کس قسم کا روڈ دیتے ہیں، پہاڑ پر چڑھاتے ہیں یا میدان پر چلاتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی۔ لہذاوہ، وافوض أمری الی الله ' اللہ تعالیٰ کو اپناسب کچھ سپرد کرتے ہیں۔

ایسے رجال کولوگوں کی تعریف کی ضرورت نہیں ہوتی۔وہ لوگوں کی تعریف پسند نہیں کرتے، وہ تعریف سے بھاگتے ہیں۔کوئی ان کی تعریف کرے تو پسند نہیں کرتے، اس پر خوش نہیں ہوتے۔ وہ تعریف طلب نگاہوں سے لوگوں کو نہیں دیکھتے، وہ چاہتے نہیں کہ لوگ ان کی تعریف کریں۔ اس لیے کہ وہ صرف اللہ کو دکھانے کے لیے سب کچھ کرتے ہیں۔

تواضع

ان لوگوں پر جب آزمائش آتی ہے، چاہے وہ نعمت ملنے کی صورت میں، فتح و قوت ملنے کی صورت میں ہو یا نعمت چھننے کی شکل میں ہو، دونوں صورتوں میں ان کے تواضع میں اضافہ ہوتا ہے، وہ اپنے رب کے سامنے جھکتے ہیں، اپنے رب کے سامنے بھی عاجزی اختیار کرتے ہیں، اور اپنے رب کے بندوں کے سامنے بھی وہ متواضع ہو جاتے ہیں۔لہذا یہ آزمائش مزید اللہ کی قربت کا باعث بنتی ہے اور اللہ کے بندوں کے لیے وہ مزید شفیق اور مزید رحیم بن جاتے ہیں

۔

غیر متزلزل یقین

ایسے لوگوں پر جب اللہ تعالیٰ کی آزمائش مصائب اور محرومیوں کی شکل میں آتی ہے اور اس میں اضافہ ہوتا ہے تو اللہ کی نصرت کے معاملے میں ان کا یقین کبھی متزلزل نہیں ہوتا بلکہ قوی رہتا ہے اور قوی سے قوی تر ہو جاتا ہے۔وہ جانتے ہیں کہ اللہ جلد اپنی مدد فرمائیں گے۔ مگر اگر اس نصرت میں تاخیر ہوتی ہے، تو وہ اپنے حکیم رب کی حکمت پر راضی ہوتے ہیں۔وہ سمجھتے ہیں لايقضى الله للمؤمن قضاء الا كان خيرا له، کہ اللہ رب العزت مومن کے لئے جو فیصلہ فرماتا ہے اس میں مومن کے لئے خیر ہوتی ہے۔اس تاخیر میں اُن کے ایمان کے لئے اور اہل ایمان کے لیے ، پوری امت کے لئے پوری انسانیت کے لئے وہ خیر سمجھتے ہیں، اور اسی امید کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں کہ ابھی نہیں تو کل نصرت آئے گی۔ تاخیر ہو رہی ہے تو اس کے اسباب کو وہ دیکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حکمت پر وہ یقین رکھتے ہیں اور وہ حکیم رب کے ان فیصلوں پر راضی رہتے ہیں۔

اللہ کی محبت

ان کے زخمی دل اور لہولہان جسموں کے لیے یہ ایک حقیقت بھی مرہم ثابت ہوتی ہے کہ وہ اللہ کے محبوب بندے ہیں اور یہ اللہ کی محبت ہی ہے کہ اس آزمائش کے لیے ان کا انتخاب ہوا ہے۔،اذا احب الله بقوم ابتلاهم جب اللہ تعالیٰ کسی سے محبت کرناچاہتا ہے تو اس کو آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے۔پس ان کی ہر آہ اور ہر دکھ، ہر تکلیف اور اللہ کے راستے میں ہر درد، ہر خوف اور ہر گھبراہٹ، اللہ کی قربت، اللہ کے ساتھ مزید محبت اور اللہ کی مغفرت کا باعث بنتی ہے۔اور یہی اصل مقصد وغایت ہونی چاہئے ۔

فتح ونصرت کا یقین

میدان میں فتح ونصرت ، کہ اسلام آباد میں شریعت نافذ ہو جائے، اس قوم کو شریعت ملے، اس قوم کو اللہ کی رحمت ملے، اس پر اللہ کی رحمتیں نازل ہو جائیں، دہلی پر توحید کا جھنڈا نظر آجائے، ہندوستان کے مظلوم مسلمانوں کو ظلم سے نجات ملے۔ اس فتح ونصرت کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس بارے میں بھی ناامید مت ہونا، اس سے بھی انشاءاللہ محروم نہیں ہوں گے۔ وأُخْرَى تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۔وہ جو تم پسند کرتے ہو۔ غور کیجئے،

جو تم پسند کرتے ہو! اللہ تو بے نیاز ہے، جو تم پسند کرتے ہو! کون پسند نہیں کرتا کہ میری قوم کو شریعت مل جائے؟ ہم سب پسند کرتے ہیں کہ ہمیں فتح مل جائے، نصرت مل جائے، اللہ کے دین کو ہم اس دنیا میں حاکم دیکھیں۔ تو اللہ فرماتے ہیں جسے تم پسند کرتے ہو وہ بھی قریب ہے ، وہ دور نہیں ہے وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ اور خوشخبری ہے مومنین کے لئے۔ وہ مومن جو یقین رکھتا ہے کہ اللہ میرا مالک ہے ، اللہ میرا خالق ہے، اللہ میرا حاکم ہے ، اللہ عزت دیتا ہے، اللہ ذلت دیتا ہے۔ اللہ زندگی دیتا ہے اور اللہ موت دیتا ہے۔ جو دنیا کے تمام امور میں یہ یقین رکھتا ہے کہ جب اللہ چاہتا ہے تو مجھے یہ تکلیف ملے گی اور اگر اللہ نہیں چاہتا تو یہ سب کے سب مل جائیں تب بھی یہ مجھے کوئی تکلیف نہیں دے سکتے ہیں۔ تو وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ اللہ فرماتے ہیں ان مومنین کو خوش خبری دے دو، فتح کی خوش خبری، اللہ کی نصرت کی خوش خبری۔ اللہ رب العزت ہم کمزوروں کو مؤمنین بنائے، اور اللہ رب العزت ان خوش نصیبوں میں ہمیں شامل فرمائے ...اور اللہ رب العزت نفس و شیطان کی ہر قسم کی چالوں سے ہماری کی حفاظت فرمائے۔ ...اللہ ہمیں اس آزمائش میں اور ہر آزمائش میں، ہمارے جو بھائی قید میں ہیں، ہمارے جو بھائی پاکستان کی ایجنسی کے پاس ہیں، تمام دینی جماعتوں ، جہادی جماعتوں کے مجاہدین، مومنین، داعیوں کو اللہ سرخرو فرمائے اور اس آزمائش کو آسان فرمائے۔ آمین یارب العالمین

استقامت دکھانے والے مجاہدین کا کردار

آزمائش کا دنیاوی نتیجہ...ایمان اور دین کی عظمت دل میں راسخ ہو جانا

جب مومنین مشاکل و مصائب میں استقامت دکھاتے ہیں، تکالیف پر صبر کرتے ہیں ، تو وہ سمجھتے ہیں کہ اس آزمائش سے انہیں ایک عظیم مقصد کے لئے ایک مشقت بھرے نصاب سے گزارا جارہا ہے، ان کی تربیت کی جا رہی ہے، پھر حق کی خاطر جب وہ عافیت اور سکون کی قربانی دیتے ہیں، دلی خواہشات اور تمناؤں اور آرزوؤں کا جب وہ خون کرتے ہیں، محبوب ترین ساتھیوں کی شہادتوں کی صورت میں جب ان کے دل زخم زخم ہو جاتے ہیں، عزیز ترین رشتہ داروں سے جب وہ دور ہو جاتے ہیں، ملک و وطن کی قربانی دیتے ہیں، ہجرت کی صورت میں دربدری کی زندگی کو اپناتے ہیں ، میدان جہاد کے اندر ، میدان قتال کے اندر، میدان دعوت کے اندر ہر خوف اور خطرے کے سامنے جب وہ ڈٹتے ہیں، تو ان ساری قربانیوں کی بدولت، ایمان اور اعلی مقاصد کی عظمت ان کے دلوں میں گہرائی تک راسخ ہو جاتی ہے، وہ پھر کسی بھی قیمت پر اپنے ان مقاصد کو نہیں بیچتے۔ وہ اس ملعون دنیا میں چند سانسوں کے اضافے کی خاطر اپنی آخرت کا سودا کبھی نہیں کرتے۔

لالچ اور پیشکش کے مقابل مؤمن کا جواب!

جب کبھی اس دنیا کی پیشکش ایسے رجال کو ہوتی ہے کہ جہاد چھوڑو، 'مین سٹریم' میں داخل ہو جاؤ، جب ، مختلف لوگوں کے ذریعے سے انہیں پیشکشیں کی جاتی ہیں ، براہ راست رابطے کیے جاتے ہیں۔ یہ شیاطین، ظالم اور قاتل جب عافیت کی زندگی ان کو دکھاتے ہیں، کہ یہ دیکھو کیسی اچھی زندگی ہے! کہاں تم لوگ ہو پہاڑوں میں دربدری کی زندگی گزارتے ہو۔ جب ایسے مومنین کو دنیا کی لالچ دی جاتی ہے تو یہ رجال کہتے ہیں وَيَا قَوْمِ مَا لِي أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ اے لوگو میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو؟ میں تمہیں اللہ کے دین کی طرف اس کی شریعت کی طرف بلاتا ہوں، میں دنیا وآخرت کی سرخروئی کی طرف، عروج کی طرف تمہیں بلاتا ہوں اور تم مجھے پستی کی طرف، ذلت ورسوائی اور اس گندی دنیا کی طرف بلاتے ہو؟ تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو؟ تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ بِاللَّهِ تم مجھ سے یہ چاہتے ہو کہ میں اللہ کی ناشکری کروں؟ وَأُشْرِكَ بِهِ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ اور اپنے رب کے ساتھ میں شرک کروں؟ اس نظام کفر کے سامنے میں جھک جاؤں، اس نظام ظلم کے آگے میں تسلیم ہو جاؤں؟ میں اللہ کی خدائی کو چھوڑ کر امریکہ کی خدائی قبول کروں؟ امریکہ کے غلاموں کے سامنے میں جھک جاؤں؟ اللہ کے دین کی رٹ مجھے کیا کہتی ہے؟ اللہ کا دین مجھ سے کیا مطالبہ کرتا ہے؟ ان مطالبوں کو چھوڑ کر میں تمہارے، تمہارے خدا کے مطالبے پر، تمہارے الہ امریکہ کے مطالبے پر میں آجاؤ! تمہارے ملحد اور مشرک خداؤں کے مطالبے مان لوں؟ اس لئے کہ تم نے تو اس پاکستان کو ملحدین کا اڈہ بنانا ہے۔ تم نے تو اس پاکستان کو مشرکین کے لئے چراگاہ بنانا ہے۔ اور میں؟ وَأَنَا أَدْعُوكُمْ إِلَى الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ میں تمہیں بلاتا ہوں اس رب کی طرف جو عزیز ہے، طاقت والا ہے، غفار ہے، گناہوں

کو بخشنے والا ہے، رحم کرنے والا ہے۔ لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ جس چیز کی طرف تم مجھے بلاتے ہو، جس چیز کی طرف تم ان مجاہدین کو بلاتے ہو لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ اس کی حیثیت نہ اس دنیا میں ہے اور نہ آخرت میں ہے۔ اس ملعون دنیا کی کیا حیثیت ہے؟ وَأَنَّ مَرَدَّنَا إِلَى اللَّهِ ہماری بھی واپسی اس اللہ کی طرف ہے اور تمہاری بھی واپسی اس اللہ کی طرف ہے۔ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ اور جو زیادتی کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اولیاء کے ساتھ، اللہ کے اس راستے کے ساتھ، جہاد کے ساتھ جو دشمنی رکھتے ہیں، اللہ کے راستے کے مسافروں، اللہ کے دین کے علماء کے ساتھ جو نفرت کرتے ہیں، جو مدارس پر ظلم کرتے ہیں، جو ان علماء کو رسوا کرتے ہیں، یہ سب کے سب هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ یہ آگ میں ہوں گے۔ اور یہ رجال پھر مخاطب ہو کر کہتے ہیں فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ تم یاد کروگے جو ہم تمہیں کہتے ہیں ۔ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ ہم اللہ کی طرف، اپنا امر سپرد کرتے ہیں۔ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دیکھنے والا ہے، اللہ اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے۔

دھمکیوں کے مقابل مومن کا طرز عمل

یہ تب جب ان کے سامنے دنیا کی پیشکشیں ہو جاتی ہیں، یہ تب جب دنیا کی طرف ان کو لایا جاتا ہے، مین سٹریم میں داخل کیا جاتا ہے۔ کالم لکھے جاتے ہیں، سوشل میڈیا پر لکھا جاتا ہے، ٹی وی چینلوں پر آکر بار بار کہتے ہیں، ہر ذرائع استعمال کرتے ہیں ۔ مگر جب پیشکشوں سے معاملہ حل نہیں ہوتا، تو پھر اس کے بعد ان پر دباؤ ڈالا جاتا ہے، دھمکایا جاتا ہے۔ ان کو تاریک مستقبل سے ڈرایا جاتا ہے۔ 'تمہارا تاریک مستقبل ہو گا'، 'بند گلی میں تم جا رہے ہو'۔ 'بند گلی' الحمد للہ، یہ راستہ بند گلی نہیں ہے، یہ شاہراہ ہے! یہ شاہراہ ہے! یہ راستہ اللہ تعالیٰ کی طرف جاتا ہے۔ ہم بند گلی میں نہیں نکلے ہیں ، الحمد للہ۔ یہ تمہیں کس نے کہا ہے کہ جس دن ہم اپنے گھر سے نکلے ہیں ، اس رستے کا ایک ایک مجاہد، جو شخص بھی اخلاص کے ساتھ نکلا ہے، یہ کس نے تم سے کہا ہے کہ وہ اس لئے نکلا ہے کہ وہ پلاٹ بنائے گا، بڑے بڑے بنگلے بنائے گا، بڑی بڑی گاڑیاں لے گا، اعلیٰ شہرتیں کمائے گا، بڑی بڑی زمینیں اپنے نام لکھوائے گا ؟ وہ چیف آف آرمی سٹاف تو نہیں بنے گا!۔ اس رستے کا ہر مجاہد، جس دن وہ نکلا ہے، جس دن اس نے فیصلہ کیا ہے کہ میں نے جانا ہے تو وہ اس شام کے لئے نکلتا ہے جس شام سے تم اس کے ڈراتے ہو۔ قتل قتل موت ! جس شہادت سے تم ڈراتے ہو وہ تو اسی شہادت کے لئے نکلا ہے۔ تو جب ان پر دباؤ ڈالتے ہیں دھمکیاں دی جاتی ہیں تو ان مومنین کی مثال ان نو مسلم درباریوں کی ہوتی ہے جو فرعون کے دربار میں مسلمان ہوئے۔ جب فرعون نے انہیں ڈرایا ، دھمکایا فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ میں ضرور بالضرور تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹوں گا، وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِاور تمہیں کھجور کے تنوں پر سولی چڑھاؤں گا، پھانسیاں دوں گا میں تمہیں، بچو گے نہیں! بموں سے مار دوں گا، میزائلوں سے مار دوں گا، سروں میں گولیاں اتار دوں گا، قتل کر دوں گا، اذیت اور عقوبت خانوں کے اندر میں تمہیں مار دوں گا۔ فرعون نے جب انہیں ڈرایا تو انھوں نے جواب دیا قَالُوا لَنْ نُؤْثِرَكَ عَلَى مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا اللہ کی قسم جس نے ہمیں پیدا کیا ہے، ہرگز ہم یہ حق نہیں چھوڑیں گے، ہرگز تمہارے سامنے نہیں جھکیں گے، اس لئے کہ ہم نے حق پہچانا ہے، ہم نے زندگی کا رستہ سمجھ لیا ہے۔ کیا شاہراہ ہے اور کیا بند گلی ! ہم نے پہچان لیا ہے کہ کیا ترقی ہے اور کیا پستی ہے! کیا عروج ہے کیا زوال ہے! اللہ کی قسم ہم نہیں آئیں تیرے دین کی طرف، ہم نہیں جھکیں گے تمہارے سامنے ۔ پھر آگے فرعون کے سامنے کہا فَاقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ کرو جو تم کر سکتے ہو! إِنَّمَا تَقْضِي هَذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا تم جو کچھ بھی کروگے، وہ صرف اس دنیاوی زندگی کے لیے ہو گا، تمہیں صرف ہماری اس زندگی پر اختیار ہے، ہماری آخرت پر تمہیں کوئی اختیار نہیں، پھانسی دو۔ دو پھانسی ! اور تم کیا کر سکتے ہو؟ بگاڑا تم نے ڈاکٹر عثمانؒ کا کچھ ؟ ؟ یہ جن کو تم پھانسیاں دیتے ہو؟ دو تین سو کو تم نے پھانسیاں دے دیں، وہ تو اپنی جنتوں میں پہنچ گئے، ان شاء اللہ ۔ تو دنیا تمہارے اختیار میں ہے آخرت تمہارے اختیار میں نہیں ہے۔

ایسے مومنین طاقت ور سے طاقت ور قوت کے مقابل بھی اپنے اس انتہائی عظیم اور بے مثال اثاثہ، ایمان، عمل صالح، دعوت اور جہاد کی حفاظت ہی اصل سمجھتے ہیں۔ یہی وہ مخلص لوگ ہوتے ہیں کہ جن کے ذریعے سے اللہ اپنے اس خالص اور اس عظیم دین کی دعوت پھیلاتا ہے۔ داعی ایسے لوگ ہوتے ہیں، ان کے ذریعے سے دعوت پھیلتی ہے، اور ایسے مخلصین کو اللہ کفر کے مقابلے کے لئے، کفر کو ختم کرنے کے لئے اور ان اندھیروں کو ختم کرنے کے لئے چنتا

ہے ۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان میں شامل فرمائے۔ ہم سب ضعیف ہیں ہم سب کمزور ہیں، ہم دعویٰ کرتے ہیں، زبان سے کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ عملاً دل سے ہمیں یہ بنائے، اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے مومنین کی صفات دے۔ ہم سب بہت کمزور ہیں، اللہ تعالیٰ ہماری نصرت فرمائے، اللہ تعالیٰ ہمیں قوت اور توفیق دے۔

آزمائش سے بھاگنے والوں کا کردار

عین آزمائش کے وقت موقف میں تبدیلی!

ایک دوسری صفت بھی تاریخ میں رہی ہے اور آئندہ بھی رہے گی۔ کچھ بدنصیب ایسے بھی ہوتے ہیں جو عافیت اور راحت میں تو حق کی بات کرتے ہیں، اس لیے کہ ایسے وقت میں حق کی بات کہنا تکلیف دہ نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ ایسے وقت حق بات کہنے پر بھی داد ملتی ہے ۔ مگر جیسے ہی آزمائش کا سامنا ہوتا ہے، جیسے ہی تکلیف آتی ہے، جیسے ہی مصائب و مشاکل بڑھتے ہیں، عین اسی وقت اس کا ایمان، اسکا نظریہ اور اس کے اعلیٰ مقاصد ڈگمگا جاتے ہیں، وہ اپنے راستے پر، اپنے نظرئے پر اور اپنے طریقہ کار پر نظر ثانی کا فیصلہ کرتا ہے۔

قرآن نقشہ کھینچتا ہے!

مگر یہ نظر ثانی عین اس وقت ہوتی ہے جب آزمائش سر پر ہو، یہ عافیت میں نہیں ہوتی... سمجھداری اور دانائی کی یہ باتیں اس وقت الہام نہیں ہوتیں جب جسم و جاں کو خطرہ نہ ہو، آپریشن نہ ہو، جس وقت مجاہدین غالب ہوں، جس وقت مجاہدین کے پاس علاقے در علاقے ہوں، سلطہ ہو، مجاہدین کی بات جب سنی جاتی ہو۔ اس وقت ان کی مثال اللہ نے کچھ یوں بیان فرمائی ہے ... **وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِنْ رَبِّكَ** اگر تیرے پاس تیرے رب کی نصرت آجائے، کچھ علاقوں میں اختیار مل جائے، قوت مل جائے، سلطہ مل جائے **لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ** تو یہ لوگ کہیں گے کہ ہم تو آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم تو پہلے بھی آپ کے ساتھ تھے، آج بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم جب اُدھر تھے اُدھر بھی آپ ہی کی بات کرتے تھے۔ ہم لکھتے تھے تو آپ کی تعریفیں لکھتے تھے، ہم تو جہاں ہوتے تھے آپ مجاہدین کی وکالت کرتے تھے، آپ تکالیف میں تھے مشاکل میں تھے، ہم آپ سے زیادہ اُدھر مشاکل میں تھے۔ **إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ** ہم آپ کے دست و بازو ہیں، ہم آپ کی زبان ہیں! **أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ** کیا اللہ کو یہ نہیں جانتے ہیں؟ پوری دنیا کے انسانوں کے دلوں میں جو کچھ ہے ان سب پر اللہ عالم ہے۔ اللہ جانتا ہے کس کے دل میں کیا ہے۔ پھر اللہ فرماتے ہیں میں ایسے نہیں چھوڑتا : **وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا** اور اللہ ضرور بالضرور معلوم کر کے رہے گا کہ کون اہل ایمان ہے، **وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ** اور اللہ رب العزت ضرور بالضرور معلوم کر کے چھوڑے گا کہ کون منافق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نفاق کی ہر صفت سے محفوظ فرمائے۔

لوگوں سے ملنے والی تکلیف کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھنا

جب آزمائش آتی ہے تو ایسے افراد آزمائش کی اس تکلیف کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھنا شروع کرتے ہیں، دربدری، دشمن سے مقابلہ، خوف و گھبراہٹ، بمباریاں اور محاصرے ان سب کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھنے لگتے ہیں ۔ راء اور آئی ایس آئی ، ایجنسیوں کی تعذیب اور قید کو پھر اللہ کے عذاب کے برابر سمجھنا شروع کرتے ہیں **وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ** لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مومن ہیں، ہم اہل ایمان ہیں **فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللَّهِ** جب اللہ کے راستے میں ان کو تکلیف ملتی ہے ، **جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ الله** لوگوں کی طرف سے جو تکلیف ملتی ہے، اس تکلیف کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھنا شروع کرتے ہیں۔ وہ اپنے اس زعم میں، اس دربدری، محاصرے، گرفتاری، دوڑ دھوپ کو وہ اصل تکلیف سمجھنا شروع کرتے ہیں اور اللہ کا عذاب، وہ تو ان کے خیال و خاطر میں نہیں ہوتا ۔ یہ ایمان کی کمزوری کے باعث ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے بدنصیب لوگ اس عذاب کو اصل سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اللہ کا عذاب تو وہ عذاب ہے کہ جس عذاب کا کوئی تصور نہیں کر سکتا **فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ**،

تسلیم ہو جانا "دانائی" سمجھنا!

ایسے سیانے، ایسے موقع شناس، اپنی نہاد میں انتہائی درجہ کے دانشور اور تجزیہ کار ثابت ہو جاتے ہیں، فوراً راستہ تبدیل کرتے ہیں، میزائلوں اور محاصروں، بمباریوں اور دربدریوں کے بیچ، خوف اور دہشت کے تحت کیا ہوا یہ فیصلہ پھر عقلمندی اور سمجھداری کا فیصلہ بن جاتا ہے ...مگر یہ بدنصیب پھر یہاں پر بھی نہیں رکتے، جب شیطان کے بندوں کو اپنا آپ حوالہ کر دیتے ہیں پھر شیطان کہاں ان کو چھوڑتا ہے! پھر حق اور حق کے راہیوں کے خلاف ظالموں کے صف تک میں کھڑے ہو جاتے ہیں، اور اسی کو پھر یہ دانائی کہتے ہیں، اس کو سمجھداری کہتے ہیں۔۔ یہی پھر اپنے آپ کو دانشور سمجھتے ہیں۔ اللہ ایسی سمجھداری سے ہم سب کی حفاظت فرمائے ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سب سے پہلے مومن بنائے اور ایمان کے بعد اللہ رب العزت ہمیں سمجھداری دے۔

اللہ کے ساتھ معاملہ ہے ،اللہ سے کہاں بچو گے ؟

اللہ رب العزت موت سے بھاگنے والے ان سیانوں سے قرآن میں مخاطب ہوتا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں: **قُلْ لَنْ يَنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِنْ فَرَرْتُمْ مِنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ** ان سے کہو، یہ جو اس لئے بھاگ گئے ہیں کہ ہم مارے جائیں گے، بمباری میں مارے جائیں گے، گرفتار ہو جائیں گے، قتل ہو جائیں گے۔ یہ جو آزمائش سے بھاگے ہیں، تکلیف سے بھاگے ہیں، ان سے کہو **لَنْ يَنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ** تمہیں یہ فرار، تمہیں یہ بھاگنا، کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ چاہے تم جا کر آج دشمن کے قلعوں میں بیٹھ گئے ہو اور اب وہاں تمہارے بہت دوست بھی پیدا ہو گئے، لیکن ادھر بھی تم بچ نہیں سکتے ہو! **وَإِذًا لَا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا** کتنا وقت گزارو گے؟ سال؟ دو سال؟ دس سال؟ بیس، چالیس، ساٹھ، ستر، اسی کروڑ؟ کتنا گزارو گے؟ کروڑ سال؟ اتنی زندگی گزارو گے؟ آخرت کے مقابلے میں اتنی زندگی بھی کتنی ہے؟ اس لئے اللہ فرماتے ہیں: **قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِنَ اللَّهِ** اللہ سے کون بچائے گا تمہیں؟ **إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً** اگر اللہ تیرے بارے میں شر کا فیصلہ فرمائے یا خیر کا فیصلہ فرمائے **وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا** تب پھر کوئی تمہارا مددگار نہیں ہو گا، تمہیں بچانے والا نہیں ہو گا، تمہیں کوئی سیف ہاؤس میں جگہ نہیں دے گا۔ آج تو تم دشمن کے سیف ہاؤس میں بیٹھ گئے، کل تمہیں کوئی جگہ نہیں ملے گی۔ امریکہ تمہیں نہیں بچا سکے گا، تمہیں کوئی ملحد اور کوئی مشرک نہیں بچا سکے گا، دنیا کی کوئی فوج تمہیں نہیں بچا سکے گی ۔ اللہ کے ساتھ معاملہ ہے میرے بھائیو۔ اللہ سے کہاں بچو گے؟ اللہ ہمیں ایمان دے، اللہ رب العزت ہماری نصرت فرمائے، اللہ تعالیٰ ہمیں تھامے رکھے۔ ہمیں یہ دعا ہر وقت مانگنی چاہئے: **رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا و ثبت اقدامنا وانصرنا على القوم الكافرين۔ربنا اغفر لناذنوبنا** اے اللہ ہمارے گناہ معاف فرما، ہم بہت گناہ گار ہیں، اے اللہ ہمارے گناہ معاف فرما۔ **واسرافنا في أمرنا** جو ہم سے زیادتیاں ہوئیں **وثبت أقدامنا وانصرنا على القوم الكافرين** !اے اللہ ہمارے قدموں کو مضبوط کر، ہمارے دلوں کو مضبوط کر، ایمان پر جما ہمارے دلوں کو، اس فتنے کے اس دور میں۔ اور یہ دعا: **رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا** اے اللہ ہم پر صبر انڈیل دے **وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ...** اے اللہ ایمان کے ساتھ ہمیں موت دے۔

آزمائش اور کلام الٰہی

میرے عزیز بھائیو!

یہاں پر گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ جو ابھی مجاہدین پر آزمائش کا وقت ہے، ہر مجاہد کو، ہر داعی کو، اس مرحلے میں ضرور بالضرور سورۃ احزاب کی تفسیر، اگر فی ظلال القرآن مل جائے تو اس میں، اور اگر فی ظلال نہ ہو تو کسی بھی اچھی تفسیر میں ضرور بالضرور سورۃ احزاب کی تفسیر پڑھئے، سورۃ توبہ، سورۃ انفال، آل عمران بھی ضرور پڑھیں...واللہ میرے بھائیو !یہ قرآن زندہ کتاب ہے، یہ معجزہ ہے، اللہ کی طرف سے معجزہ ہے۔ **لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ** اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے کتاب نازل کی جس میں تمہارا ذکر ہے۔ میرا اور آپ کا ذکر ہے **أَفَلَا تَعْقِلُونَ**، ایسا لگتا ہے جیسے قرآن آج نازل ہو رہا ہے، اللہ کی یہ کتاب آج ان احوال پر بات کر رہی ہے، چہرے مختلف ہیں، اسماء مختلف ہیں، کردار ایک ہیں۔ امتحان میرا اور آپ کا ہے کہ کون سا کردار اپناتے ہیں، کس

گروہ میں اپنے آپ کو کھڑا کرتے ہیں۔ اس وقت ہم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہم قرآن پڑھیں، قرآن کے نور سے ان احوال کو ہم دیکھیں، ان حالات کو دیکھیں۔

آزمائش باعثِ خیر

پس میرے انتہائی عزیز مجاہد بھائیو !

جہاد پاکستان کی عبادت میں مشغول تمام اہل خیر مجاہدین کو، چاہیئے وہ ہماری جماعت کے اندر ہوں یا جماعت سے باہر، تمام داعیان جہاد کو جو دعوت کے میدان میں دفاع جہاد کے عظیم معرکے کو سر کر رہے ہیں، تمام انصار جہاد کو، جنہوں نے پاکستان کے اندر جہاد کی نصرت کی ہے اور آج بھی جہاد کی نصرت اپنی سعادت سمجھتے ہیں، ان تمام اللہ کے شیروں کو میں مبارک باد دیتا ہوں، اس آزمائش پر مبارکباد۔ ایمان، اخلاص اور شریعت کی اتباع شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو یہ شرط پوری کرنے کی توفیق دے۔ واللہ میرے بھائیو، جہاد پاکستان، جہاد ہند پر یہ جو آزمائش آئی ہے ہم سب اس پر اللہ کا شکر ادا کریں، ہم اس نعمت پر راضی ہوں اور خوش ہوں۔ اللہ ہمیں استقامت دے تو یقین رکھیے، اس آزمائش میں خیر ہے، واللہ ہجرت و جہاد کے میدان میں، جہاں یہ مجاہدین دشمن کے سامنے ڈٹے ہوئے ہیں، دشمن کو اللہ تعالیٰ کی نشانیاں دکھا رہے ہیں، ہر قسم کے مصائب و مشاکل، بمباریوں، چھاپوں، دربدریوں کا سامنا کر رہے ہیں، ان غرباء مجاہدین کی صورت میں، میدان دعوت کے محاذ پر ابطال کی صورت میں، جہاں دجالی میڈیا کے سب شیاطین اور سب مرجفین مل کر اسلام اور جہاد کی اس مبارک دعوت پر حملہ ور ہیں، ان کا مقابلہ کرنے والے بہادر داعیان جہاد کی صورت میں، اور جیل و عقوبت خانوں کے اندر جہاں یہ عظیم مؤمنین فرعون کے غلاموں کی ہر قسم کی تعذیب و تشدد کے مقابلے میں جمے ہوئے ہیں، اُحد اُحد کہہ رہے ہیں، نہ جھک رہے ہیں اور نہ بک رہے ہیں ، ان تمام عظیم جوان مردرجال کی صورت میں ، آج برصغیر کے اندر ایمان و اخلاص کی ایک عظیم تاریخ رقم ہو رہی ہے! یہ سید احمد شہید رحمہ اللہ کے قافلے کا تسلسل ہے ، یہ تاریخ دعوت و عزیمت کا ایک نیا باب ہے! وہ تاریخ کہ جس میں اولیاء اللہ کی ایک کثیر تعداد بھی آپ کو ملے گی اور گنے چنے چند خائنوں کی صورت میں غدارانِ امت بھی آپ کو نظر آئیں گے۔ مگر الحمد للہ جہاد برصغیر پر آئی ہوئی یہ آزمائش نعمت ہے، یہ رحمت ہے کہ ایسے خائنوں کے لیے زمین انتہائی سخت اور انتہائی گرم ہو گئی ہے، ان کے لیے رستہ بند ہو گیا ہے، جہاد کے اندر رہتے ہوئے ان کے لیے کھیل کا میدان اب نہیں مل رہا اور الحمد للہ کہ وہ اپنے جیسوں کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ پس میں تمام اہل خیر مجاہدین، اور جہاد کے داعیوں، جہاد کے انصار کو مخاطب ہوتا ہوں اور انہیں گزارش کرتا ہوں کہ آپریشن ضرب عضب سے لیکر ابھی تک جو آزمائش جاری ہے، اس آزمائش کو اپنے لیے خیر سمجھئے، اس امتحان کو پاکستان کے مسلمانوں کے لیے، ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے، امارت اسلامی افغانستان کے لیے اور امارت اسلامی افغانستان کے مبارک قافلے کے مجاہدین اور اس کے غیور عوام کے لئے اسے خیر سمجھیے، **لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ۔!**

تحریک جہاد برصغیر کی عظمت دل و دماغ میں تازہ رکھئے!

اگلی گزارش یہ ہے میرے بھائیو ! کہ جہاد پاکستان کی یہ جو مبارک تحریک ہے، یہ غزوہ ہند کی تحریک ہے، اس کی عظمت اور منزلت اپنے دل و دماغ میں تازہ رکھئے، یہ کفر و الحاد کے مقابل اسلام اور مسلمانوں کے دفاع کی تحریک ہے، یہ تحریک جہاد، امریکی غلام، دولت اور شہرت کے پجاری جرنیلوں کے مقابل، مخلص، مؤمن اور مظلوم عوام کی تحریک ہے، یہ برصغیر میں امریکہ اور اس کے حلیف مشرک ہندوؤں کی حکمرانی ختم کرنے کی تحریک ہے، یہ امارت اسلامیہ افغانستان کے دفاع اور اس کی تقویت کی تحریک ہے، یہ کشمیر کی آزادی اور برصغیر کو اسلامی برصغیر میں تبدیل کرنے کی تحریک ہے۔ یہ اُس پاکستان کے دفاع کی تحریک ہے جس کا مطلب لا الہ الا اللہ تھا۔ یہ دین کی حفاظت، اہل دین کی حفاظت اور علماء دین کی حفاظت کی تحریک ہے۔ یہ پاکستان کی مظلوم عوام کو ہندوستان کی مشرک فوج کے مقابل محفوظ کرنے کی تحریک ہے۔ یہ اللہ کی حاکمیت، اللہ کے لیے نفرت، اللہ کے لیے دوستی اور اللہ کے لیے دشمنی جیسے شرعی اصولوں پر کھڑی تحریک ہے۔ یہ تحریک امریکی نظامِ کفر ختم کرنے اور تحریک جہاد کے دفاع اور بقا کی تحریک ہے۔ یہ غلبہ اسلام کے لیے دعوت

وجہاد کا شرعی راستہ اپنانے اور اس کے مقابل تمام غیر شرعی راستے چھوڑنے کی تحریک ہے۔ یہ کفر و نفاق، خود غرضی اور مکر و فریب کے خلاف ایمان و اخلاص اور سچائی و دیانت کی تحریک ہے۔ یہ جہالت کے خلاف اسلام اور ظلم کے مقابل عدل کی تحریک ہے۔ یہ وہ تحریک ہے جو افغانستان اور پاکستان کے قبائل سے ہوتی ہوئی کراچی و اسلام آباد، ڈھاکہ و فرید پور، دہلی و حیدر آباد دکن، گجرات اور آسام سے ہو کر اب برما میں قدم رکھ رہی ہے۔۔ اس تحریک کی بنیادوں میں لاکھوں مسلمانوں کی دعائیں، ہزاروں مخلصین کا اخلاص، اور بے شمار اللہ کے اولیاء کا مبارک خون گرا ہے۔ یہ مظلوموں کے آنسو، آہیں اور دعائیں سن کر اللہ نے کھڑی کی ہے۔ اس تحریک کو اللہ نے کھڑا کیا ہے۔ یہ چھانیوں کے اندر تشکیل نہیں پائی ہے، بلکہ اس کا آغاز چھاونیوں کے خلاف ہوا۔ یہ اس وقت شروع ہوئی جب جرنیلوں نے افغانستان سے کشمیر تک جہاد ختم کرنے اور اسلام مٹانے کی قسم کھائی تھی۔ یہ اس وقت کھڑی ہوئی جب قوم کی مائیں اور بہنیں بیچنا جرنیلوں کا نفع بخش کاروبار بن گیا تھا۔ اس تحریک کا جھنڈا آزاد قبائل سے اس وقت اٹھا جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے جرم میں بچوں بوڑھوں اور عورتوں تک کو جلا کر راکھ کیا گیا تھا۔

اس لیے گزارش یہ ہے میرے بھائیو!

اس تحریک جہاد کو کبھی اتنا ہلکا مت سمجھئے کہ یہ جیلوں کی کالی کوٹھڑیوں میں عقوبت اور اذیت تلے دب جائے گی، ریاستی دہشت گردی کی نذر ہو جائے گی یا آئی ایس آئی اور را جیسی خبیث ایجنسیوں کی سازشیں اسے ختم کر دیں گی، نہیں ان شاء اللہ کبھی ایسا نہیں ہو گا، اس کی اللہ حفاظت فرمائیں گے، اس لئے کہ یہ طیب شجرہ ہے، اس کی بنیاد ان صالحین نے رکھی ہے جنہوں نے اپنا سب کچھ قربان کیا اور اللہ کے پاس پہنچ گئے، یہ ان اولیاء کی تحریک ہے الحمد اللہ جو آج بھی جہاد پاکستان میں بے شمار ہیں، ہماری جماعت سے باہر بھی اور جماعت کے اندر بھی۔ وہ وقت قریب ہے جب یہ تحریک اس افغانستان سے دہلی اور ڈھاکہ تک، طواغیت کے اشاروں پر چلنے والی ان کی کٹھ پتلی بن کر نہیں، بلکہ ان تمام طواغیت اور تمام شیاطین کے خلاف، اسلام اور مسلمان عوام کی حفاظت، ان کی ہدایت اور ان کی خیر خواہی کی ایک عظیم اور مبارک تحریک بن کر کھڑی ہو گی، ان شاء اللہ۔ شاہ عبد العزیز اور سید احمد شہید کے اسلامی برصغیر کا وہ خواب پورا ہو کر رہے گا انشاء اللہ، جس کی تعبیر کے لیے سید احمد شہیدؒ کا قافلہ دہلی سے قندھار اور سندھ سے پشاور و بالا کوٹ تک خاک چھانتا رہا۔ اللہ ہمیں، ہماری جماعت کو اور اس خطے کے دیگر اہل خیر مجاہدین کو یہ مبارک تحریک بپا کرنے کی توفیق دے۔ اللہ ہمیں اس تحریک میں قبول فرمائے اور اللہ اس مبارک تحریک کا حق ادا کرنے کی بھی ہمیں توفیق دے۔ اللہ ہم سب مجاہدین کو، پاکستان اور ہندوستان کے سب مسلمانوں کے لئے رحمت اور ہدایت کا ذریعہ ثابت فرمائے۔ آمین یارب العالمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ... وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ...

وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله وصحبه أجمعين

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ